

سپریم کورٹ رپورٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

اسٹیٹ آف راجستھان اور دیگران

بنام

آنند پرکاش سولنکی

25 اگست 2003

[آر۔ سی۔ لاہولی اور اشوک بھان، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کنزیومر پروٹیکشن فورم کی تقرری دوسرے ضلع سے تبادلے کے ذریعے۔ تبادلے کے حکم کو چیلنج کرنے کے لیے ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ ضلعی فورم کے صدر/ممبران کے تبادلے سے متعلق کسی بھی دفعات کی عدم موجودگی میں، ریاستی حکومت ان کا تبادلہ نہیں کر سکتی۔ اپیل پر، منعقد: تقرری کرنے کا اختیار شامل ہے قومی کمیشن کے ذریعہ تقرری کے قابل تقرری کا اختیار ریاستی کمیشن کے پاس ہے۔ کمیشن/ضلعی فورم۔ دفعات کو پڑھنا جو ریاستی کمیشن کی طرف سے ضلع فورم پر عطا کردہ اور قابل استعمال کچھ اختیارات ہیں۔ اس طرح سے، ریاست ضلع پر انتظامی کنٹرول کا استعمال کر سکتی ہے۔ لہذا، منتقلی کا اختیار آجر ریاست کے ذریعہ استعمال کیا جاسکتا ہے جب تک کہ اس پروویژن میں کوئی ایکسپریس بار موجود نہ ہو، لیکن اس کو استعمال کیا جانا چاہئے۔ اس طرح کے ایکٹ کو استعمال کرنے والے اختیارات کا استعمال نہیں کرتا ہے۔ لہذا حکم منتقلی درست ہے۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986۔ دفعات 10 اور 24(B)۔ قوانین کی تشریح۔

الفاظ اور جملے:

منتقلی۔ کا مطلب۔ سروس فقہ کے تناظر میں۔

موجودہ اپیل میں جو سوالات پیدا ہوئے وہ یہ تھے کہ کیا ضلعی سطح پر کنزیومر پروٹیکشن فورم کے صدر یا رکن کو ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں منتقل کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسا ہے تو انہیں منتقل کرنے کا مجاز اتھارٹی کون ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1.1۔ منتقلی کے ذریعے تقرری کا تصور سروس فقہ سے ناواقف نہیں ہے۔ تقرری کے اختیار میں ملاقات منسوخ کرنے کا اختیار شامل ہے، اور اسی طرح ملاقات کرنے کے اختیار میں منتقلی کے ذریعے ملاقات کرنے کا اختیار بھی شامل ہے، بشرطیکہ صارفین کے تحفظ کے قانون کے دفعہ 10 کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ 'تقرری' کا بیان محاورہ براہ راست بھرتی، ترقی کے ذریعے تقرری اور منتقلی کے ذریعے تقرری کے ذریعے ہوتا ہے۔ [962-ای، ایف]

اندر اسہانی اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1992] ضمیمہ 3 ایس سی سی 217 اور کے نارائن اور دیگران بنام ریاست کرناٹک اور دیگران [1994] ضمیمہ 1 ایس سی سی 44 پر انحصار کیا۔

1.2۔ ایکٹ کے دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہر تقرری، اگرچہ ریاستی حکومت کی طرف سے کی جاتی ہے، ریاستی کمیشن کے پریذیڈنٹ کی سربراہی میں ایک انتخابی کمیٹی کی سفارش پر منحصر ہے جو عدالت عالیہ کا جج ہے یا رہا ہے۔ ریاست کے اندر تمام ضلعی فورمز پر انتظامی کنٹرول ایکٹ کے دفعہ 24 بی کے ذیلی دفعہ (1) کی شق (i)، (ii) اور (iii) کے ذریعے زیر غور تمام معاملات میں ریاستی کمیشن کے پاس ہے۔ ذیلی دفعہ (1) کی شق (iii) کے ذریعے قومی کمیشن کو جو اختیار دیا گیا ہے، جو ریاستی کمیشنوں اور ضلع فورموں پر قومی کمیشن کے ذریعے قابل استعمال ہے، وہی اختیار ریاستی کمیشن کو ریاست کے اندر ضلع فورم کے طور پر ایکٹ کے دفعہ 24 کے ذیلی دفعہ (2) کی بنیاد پر فراہم کرتا ہے۔ ان شقیں کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے، دفعہ 24 بی کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے کہ جب بھی کوئی شک ہو، تمام ریاستی کمیشنوں اور ضلعی فورمز پر قومی کمیشن کے حق میں اور اس کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام ضلعی فورمز پر ریاستی کمیشن کے حق میں انتظامی کنٹرول واضح کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، ایکٹ کی ذیلی دفعہ 24 بی کی شقوں (i)، (ii) اور (iii) کی آزادانہ اور وسیع پیمانے پر تشریح کی جانی چاہیے۔ [E، D، C-963]

1.3۔ ایک کیڈر کا وجود ضروری نہیں ہے اور منتقلی کے اختیار کو دستیاب کرنے بہت ضروری نہیں ہے۔ چونکہ ضلع فورم، ایک سے زائد ریاست کے اندر تشکیل پائے جاتے ہیں، اس لیے پریذیڈنٹ یا ایک ضلع فورم کے اراکین کو دوسرے ضلع فورم میں منتقلی کے ذریعے مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1 اے) کی ضرورت پوری ہو۔ منتقلی کے ذریعے اس طرح کی تقرری ریاستی حکومت کے ذریعے کی جائے گی لیکن صرف تشکیل شدہ کمیٹی کی سفارش پر۔ منتقلی کے ذریعے اس طرح کی ملاقات ایک بار بار یا معمول کی خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ طاقت موجود ہے لیکن اس کا استعمال صرف مفاد عامہ میں یا انتظامیہ کی ایسی ضروریات میں کیا جانا ہے جو ضلعی فورم کی تشکیل کے مقصد کو پورا کرے۔ [A-964؛ H، G-963]

1.4۔ 'منتقلی' کا وسیع تر تصور کسی تنظیم کے اندر ملازمت کی جگہ کی تبدیلی ہے۔ منتقلی عوامی خدمت کا ایک واقعہ ہے اور منتقلی کا اختیار آجر کے ذریعے استعمال کرنے کے لیے دستیاب ہے جب تک کہ اس طرح کے اختیار کے استعمال پر ایکسپریس باریا بندی نہ لگائی جاسکے۔ دیگر تمام انتظامی اختیارات کی طرح اس اختیار کا بھی مخلصانہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ [964-ب]

جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف اور دیگر ان بنام ڈاکٹر سہاش چندر یا دو اور دیگر ان [1988] 2 ایس سی سی 351 اور ام پرکاش رانا بنام سو روپ سنگھ تو مر اور دیگر ان [1986] 3 ایس سی سی 118، ممتاز۔

1.5۔ منتقلی کے عمل میں وہی تحفظات شامل ہو سکتے ہیں جو نئی تقرری کو کنٹرول کرتے ہیں اور منتقلی کے ذریعے ملاقات ہو سکتی ہے۔ ایکٹ کی اسکیم پریذیڈنٹ یا اراکین کو ریاست کے اندر ایک ضلعی فورم سے دوسرے ضلعی فورم میں منتقل کرنے کے اختیارات کے استعمال کو منع یا خارج نہیں کرتی ہے۔ ریاستی حکومت کو بطور آجر منتقل کرنے کا اختیار اور ایکٹ کے دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1 اے) کے ذریعے زیر غور کمیٹی کی سفارش پر استعمال کرنے کے لیے دستیاب ہے۔ اس کے برعکس عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ [965-ای، ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2003 کی دیوانی اپیل نمبر 6733۔

1997 کے C.M.W.P نمبر 968 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 8.10.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

ریاست راجستھان کے لیے رنجی تھامس، محترمہ بھارتی اپادھیائے اور وی این راگھوپتی، جاوید محمود راؤ۔

جواب دہندہ کے لیے پلوش شودیا، ٹی مہیپال۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

آر۔سی۔ لوہتی، جے۔ اس اپیل میں فیصلے کے لیے پیدا ہونے والے سوالات یہ ہیں: کیا کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کی دفعہ 10 کے تحت تشکیل شدہ ڈسٹرکٹ فورم کے پریذیڈنٹ یا رکن (اس کے بعد مختصر طور پر 'ایکٹ') کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسا ہے تو ان کا تبادلہ کرنے کا مجاز اتھارٹی کون ہے؟ یہ سوالات اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان کے جوابات کے ایکٹ کے تحت ضلعی فورم کے کام پر دور رس اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے۔

یہاں مدعا علیہ شری آنند پرکاش سولنکی راجستھان ہائر جوڈیشل سروسز کے کیڈر سے تعلق رکھنے والے افسر تھے۔ سال 1996 میں، وہ ریاست راجستھان میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے کیڈر میں خصوصی جج کے طور پر کام کر رہے تھے۔ انہیں ڈسٹرکٹ کنزیومر پروٹیکشن فورم، پالی کے صدر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ جب وہ فورم کے صدر کے طور پر کام انجام دے رہے تھے، نومبر 1999 کے مہینے میں کسی وقت ریاستی حکومت نے انہیں ٹیلی فون پر بتایا کہ انہیں ڈسٹرکٹ کنزیومر پروٹیکشن فورم، جالور کے پریذیڈنٹ کے طور پر منتقل اور تعینات کیا جا رہا ہے اور ان کی جگہ ایک اور شخص کو پالی میں فورم کا پریذیڈنٹ مقرر/تعینات کیا گیا۔ اس ٹیلی فونک مراسلے کے بعد ایک تحریری مراسلہ ہوا جس میں اسے پہلے کے احکامات کی جگہ ڈسٹرکٹ کنزیومر پروٹیکشن فورم، بانسواڑہ کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا۔

مدعا علیہ نے اپنے تبادلے کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ایک عرضی درخواست دائر کی۔ راجستھان عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کی اسکیم میں ضلع فورم کے پریذیڈنٹ اور اراکین کے لیے منتقلی کا تصور نامعلوم ہے اور اس لیے کسی بھی ضلع فورم کے صدر کے طور پر مقرر کردہ شخص کا ریاستی حکومت کے ذریعے تبادلہ نہیں کیا جاسکتا۔ منتقلی کے حکم کو منسوخ کرنے کی ہدایت کی گئی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے سے

ناراضگی محسوس کرتے ہوئے ریاست راجستھان نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔ درخواست کے زیر التواء ہونے کے دوران، مدعا علیہ سبکدوش ہو گیا ہے اور معاملے کو لڑنے میں دلچسپی ختم ہونے کی وجہ سے اس نے پیشی نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے معاون عدالت پلوش شودیا سے درخواست کی کہ وہ ایک معاون عدالت کے طور پر عدالت کی مدد کریں، جو انہوں نے کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

ہم نے ریاست راجستھان کے فاضل وکیل شری رنجی تھامس اور معاون عدالت شری پلوش شودیا کو سنا ہے۔

اجازت دی گئی۔

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کے ذریعے قومی سطح سے لے کر ضلعی سطح تک کمیشنوں اور فورموں کا ایک مکمل درجہ بندی تشکیل دیا گیا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 20 کے تحت قومی سطح پر ایک قومی کمیشن تشکیل دیا گیا ہے اور ایکٹ کے دفعہ 16 کے تحت ریاستوں کے لیے ریاستی کمیشن تشکیل دیے گئے ہیں۔ ضلع فورم ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت تشکیل دیے گئے ہیں۔ یہ تین درجے کی ایجنسیاں ہیں جو ایکٹ کے مقصد کے لیے قائم کی گئی ہیں جیسا کہ دفعہ 9 میں تصور کیا گیا ہے۔ ہر ریاستی کمیشن ایک ایسے شخص پر مشتمل ہوتا ہے، جسے صدر کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے، جو عدالت عالیہ کا جج ہوتا ہے، یا رہا ہے، جسے ریاستی حکومت عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے مشاورت کے بعد مقرر کرتی ہے۔ پھر اراکین ہیں۔ دفعہ 17 نیم عدالتی معاملات میں ضلعی فورموں پر ریاستی کمیشن کی اپیل اور نگران دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے۔ 1993 کے ایکٹ نمبر 50 کے ذریعے شامل کردہ دفعہ 24 بی ڈبلیو ای ایف 18.6.1993 درج ذیل فراہم کرتا ہے:-

24B-"انتظامی کنٹرول۔-(1) قومی کمیشن کا درج ذیل معاملات میں تمام ریاستی کمیشنوں پر انتظامی کنٹرول ہوگا، یعنی:-

(i) ادارے، نمٹارے، مقدمات کے زیر التواء ہونے کے حوالے سے وقتاً فوقتاً ریٹرن طلب کرنا۔

(ii) معاملات کی سماعت میں یکساں طریقہ کار متبیت سے متعلق ہدایات جاری کرنا، ایک فریق کی طرف

سے پیش کردہ دستاویزات کی کاپیاں مخالف فریقوں کو پیش کرنا، کسی بھی زبان میں لکھے گئے فیصلوں کا انگریزی ترجمہ پیش کرنا، دستاویزات کی کاپیاں تیزی سے فراہم کرنا۔

(iii) عام طور پر ریاستی کمیشن یا ضلعی فورم کے کام کاج کی نگرانی کرنا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ایکٹ کے مقاصد اور مقاصد کو ان کی نیم عدالتی آزادی میں کسی بھی طرح کی مداخلت کے بغیر بہترین طریقے سے پورا کیا جائے۔

(2) ریاستی کمیشن کا ذیلی دفعہ (1) میں مذکور تمام معاملات میں اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام ضلعی فورمز پر انتظامی کنٹرول ہوگا۔

(ہماری طرف سے نشان زد)

کسی ریاست میں ہر ضلعی فورم ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت تشکیل دیا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:-

10۔" ضلعی فورم کی تشکیل۔۔

(1) ہر ضلعی فورم پر مشتمل ہوگا:

(a) ایک ایسا شخص جو ڈسٹرکٹ جج ہے، یا رہا ہے، یا اس کے اہل ہے، جو اس کا صدر ہوگا۔

(b) دو دیگر اراکین، جو قابلیت، دیانتداری اور حیثیت کے حامل ہوں گے، اور معاشیات، قانون، تجارت، اکاؤنٹنسی، صنعت، انتظامیہ کے عوامی امور سے متعلق مسائل سے نمٹنے کے لیے کافی علم یا تجربہ رکھتے ہوں گے، یا صلاحیت کا مظاہرہ کر چکے ہوں گے، جن میں سے ایک خاتون ہوگی۔

(1A)۔ ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہر تقرری ریاستی حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل پر مشتمل سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر کی جائے گی، یعنی:-

- (i) ریاستی کمیشن کا صدر۔
 - چیئرمین۔
- (ii) سکریٹری، ریاست کا محکمہ قانون۔
 - ممبر۔
- (iii) سکریٹری، ریاست میں صارفین کے امور سے نمٹنے والے محکمہ کا انچارج۔
 - ممبر۔

(2) ضلعی فورم کا ہر رکن پانچ سال کی مدت یا 65 سال کی عمر تک، جو بھی پہلے ہو، عہدے پر فائز رہے گا اور دوبارہ تقرری کا اہل نہیں ہوگا:

بشرطیکہ کوئی رکن ریاستی حکومت کو اپنے ہاتھ سے خطاب کرتے ہوئے تحریری طور پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے اور اس طرح کا استعفیٰ قبول ہونے پر اس کا عہدہ خالی ہو جائے گا اور استعفیٰ دینے والے رکن کے زمرے کے سلسلے میں ذیلی دفعہ (1) میں مذکور کسی بھی اہلیت کے حامل شخص کی تقرری سے اسے پر کیا جاسکتا ہے۔

(3) ضلعی فورم کے اراکین کو ادا کی جانے والی تنخواہ یا اعزاز یہ اور دیگر الاؤنس اور سروس کی دیگر شرائط و ضوابط ایسی ہوں گی جو ریاستی حکومت کے ذریعے مقرر کی جائیں۔

مذکورہ بالا قانونی شقیں محض پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ ایک ضلعی فورم تشکیل دیا جانا ہے اور اس کے صدر اور اراکین کا تقرری ریاستی حکومت کے ذریعے کیا جانا ہے، لیکن تقرری کا اختیار صرف ریاستی کمیشن کے صدر اور ریاست کے دو سکریٹریوں پر مشتمل انتخابی کمیٹی کی سفارش پر قابل عمل ہے جیسا کہ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) (اے) کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔ منتقلی کے ذریعے تقرری کا تصور سروس فقہ سے ناواقف نہیں ہے۔ تقرری کے اختیار میں تقرری منسوخ کرنے کا اختیار شامل ہے، اور اسی طرح تقرری کرنے کے اختیار میں منتقلی کے ذریعے ملاقات کرنے کا اختیار بھی شامل ہے، بشرطیکہ ایکٹ کے دفعہ 10 کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ 'تقرری' کا بیان محاورہ براہ راست بھرتی، ترقی کے ذریعے تقرری اور منتقلی کے ذریعے تقرری کے ذریعے ہوتا ہے۔ (اندر اسہانی اور دیگران بنام یونین آف بھارت اور دیگران [1992] ضمیمہ 3 ایس سی سی 217، پیرا گراف 827، فی جیون ریڈی، جے میں کے نارائن اور دیگران بنام ریاست کرناٹک اور دیگران [1994] ضمیمہ 1 ایس سی سی 44، اصطلاح 'بھرتی' اس عدالت کے غور کے لیے سامنے آئی اور یہ قرار دیا گیا کہ یہ ایک جامع اصطلاح ہے جس

میں کسی شخص کو عوامی خدمت میں شامل کرنے کے لیے فراہم کردہ کوئی بھی طریقہ شامل ہے جیسے تقرری، انتخاب، ترقی اور عارضی خدمات جو بھرتی کے تمام معروف طریقے ہیں اور یہاں تک کہ منتقلی کے ذریعے تقرری بھی نامعلوم نہیں ہے۔ یونین آف انڈیا بنام اے آرشدے اور دیگر [2] ایس سی سی 1 میں، اس عدالت نے بھرتی کرنے کے تین طریقے دیکھے، یعنی ترقی، عارضی خدمات اور براہ راست بھرتی اور ساتھ ہی یہ بھی کہ منتقلی کے ذریعے تقرری بھی غیر معمولی تھی۔

یہ بات نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ قومی کمیشن، ریاستی کمیشن اور ضلعی فورم سبھی کو متاثرہ افراد کی ایسی شکایات پر دائرہ اختیار استعمال کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے جو پہلے آئین اور/یا قوانین کے تحت قائم روایتی عدالتوں کے سامنے اٹھائے جانے کے لیے دستیاب تھے۔ چونکہ کسی بھی سطح پر ایکٹ کے تحت فرائض کی انجام دہی کے لیے مقرر کردہ افراد عدالتی اختیارات کا استعمال کرتے ہیں اور ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق عدالتی طور پر مستقل طور پر کام کریں، اس لیے ان کے ذریعے انجام دیے جانے والے افعال کی نوعیت کے مطابق انہیں ایگزیکٹو کے کنٹرول یا مداخلت سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ضلعی فورموں کا تعلق ہے، اس مقصد کو سیکشن 10 کے ذیلی دفعہ (1 اے) کے ساتھ ساتھ ایکٹ کے دفعہ 24 بی کے ذریعے بھی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ہر تقرری، اگرچہ ریاستی حکومت کی طرف سے کی جاتی ہے، لیکن اس کا انحصار ایک انتخابی کمیٹی کی سفارش پر ہوتا ہے جس کی سربراہی ریاستی کمیشن کا صدر کرتا ہے جو عدالت عالیہ کا جج ہے یا رہا ہے۔ ریاست کے اندر تمام ضلعی فورمز پر انتظامی کنٹرول دفعہ 24 بی کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (i)، (2) اور (3) کے ذریعے زیر غور تمام معاملات میں ریاستی کمیشن کے پاس ہے۔ ذیلی دفعہ (i) کی شق (iii) کے ذریعے قومی کمیشن کو جو اختیار دیا گیا ہے، جو ریاستی کمیشنوں اور ضلعی فورمز پر قومی کمیشن کے ذریعے قابل استعمال ہے، وہی اختیار ذیلی دفعہ (2) کی بنا پر ریاست کے اندر ریاستی کمیشن کو ریاست کے اندر ضلع فورمز کے طور پر فراہم کرتا ہے۔ ان شقیں کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے، دفعہ 24 بی کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے کہ جب بھی کوئی شک ہو، تمام ریاستی کمیشنوں اور ضلعی فورمز پر قومی کمیشن کے حق میں اور اس کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام ضلعی فورمز پر ریاستی کمیشن کے حق میں انتظامی کنٹرول واضح کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، شقوں (i)، (ii) اور (iii) کی آزادانہ اور وسیع پیمانے پر تشریح کی جانی چاہیے۔

یہ سچ ہے کہ صدر اور ضلعی فورم کے اراکین کی طرح کوئی کیڈر ایکٹ کے ذریعے زیر غور نہیں ہے اور یہ بنیادی غور ہے جو عدالت عالیہ کے ساتھ یہ قرار دینے کے لیے غالب رہا ہے کہ صدر اور ضلعی فورم کے اراکین منتقلی کے جواہدہ نہیں ہیں کیونکہ ریاست میں ایسے افراد کا ایک بھی کیڈر نہیں ہے۔ ہم اس نظریے کو قبول نہیں کر سکتے۔ ایک

کیڈر کا وجود ضروری نہیں ہے اور منتقلی کے اختیار کو دستیاب کرنے بہت ضروری نہیں ہے۔ چونکہ ضلع فورم، ایک سے زائد ریاست کے اندر تشکیل پائے جاتے ہیں، اس لیے صدر یا ایک ضلع فورم کے اراکین کو دوسرے ضلع فورم میں منتقلی کے ذریعے مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1 اے) کی ضرورت پوری ہو۔ منتقلی کے ذریعے اس طرح کی تقرری ریاستی حکومت کرے گی لیکن صرف ریاستی کمیشن کے صدر اور دو سکریٹریوں پر مشتمل کمیٹی کی سفارش پر، یعنی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1 اے) کے مطابق تشکیل شدہ کمیٹی۔ منتقلی کے ذریعے اس طرح کی ملاقات ایک بار بار یا معمول کی خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ طاقت موجود ہے لیکن اس کا استعمال صرف مفاد عامہ میں یا انتظامیہ کی ایسی ضروریات میں کیا جانا ہے جو ضلعی فورم کی تشکیل کے مقصد کو پورا کرے۔ 'منتقلی' کا وسیع تر تصور کسی تنظیم کے اندر ملازمت کی جگہ کی تبدیلی ہے۔ منتقلی عوامی خدمت کا ایک واقعہ ہے اور منتقلی کا اختیار آجر کے ذریعہ استعمال کرنے کے لیے دستیاب ہے جب تک کہ اس طرح کے اختیار کے استعمال پر ایکسپریس باریا پابندی نہ لگائی جاسکے۔ دیگر تمام انتظامی اختیارات کی طرح اس اختیار کا بھی خلاصہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔

عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے میں اس عدالت کے دو فیصلوں کا حوالہ دیا ہے یعنی جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف اور دوسرا بنام ڈاکٹر سبھاش چندر یادو اور دیگران [1988] 2 ایس سی سی 351 اور اوم پرکاش رانا بنام سوروپ سنگھ تو مراد دیگران [1986] 3 ایس سی سی 118۔

ڈاکٹر سبھاش چندر یادو کا معاملہ (سوپرا) وہ ہے جہاں مرکزی حکومت نے ایک چھاؤنی بورڈ کے ملازم شخص کو دوسری چھاؤنی میں منتقل کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ کنٹونمنٹ ایکٹ، 1924 کے تحت کنٹونمنٹ بورڈ میں سے ہر ایک ایک خود مختار ادارہ ہے اور ایک کنٹونمنٹ بورڈ کے ملازمین کو دوسرے کنٹونمنٹ بورڈ میں منتقل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ کنٹونمنٹ بورڈ کے تحت خدمت مرکزی خدمت یا خدمت نہیں ہے۔ ریاستی سطح پر۔ اس طرح مقرر کردہ قانون اس معاملے کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ ضلع فورم کے صدر اور ممبران ریاستی حکومت کے عہدے پر ہوتے ہیں اور ایک ریاست کے اندر ضلع فورم کے تمام صدر اور ممبران ریاستی سطح پر ایک ہی آجر کے تحت خدمات انجام دیتے ہیں۔

اوم پرکاش رانا کے معاملے (سوپرا) میں یہ عدالت بنیادی طور پر ایجوکیشن ایکٹ شقیں پر سروسز کمیشن ایکٹ کے اثرات سے متعلق تھی اور اس نے فیصلہ دیا کہ سروسز کمیشن ایکٹ کے آغاز کے بعد، پرنسپل کو ایک ادارے سے دوسرے ادارے میں منتقل کرنے کے مقصد سے اس کے تحت بنائے گئے تعلیمی ایکٹ اور ضوابط شقیں کو لاگو کرنا

جائز نہیں تھا کیونکہ اس کے بعد کے ایکٹ نے اس سلسلے میں پہلے کے ایکٹ شقیں کو ختم کر دیا تھا۔ اپنے فیصلے کے دوران عدالت نے فیصلہ دیا کہ متعلقہ قانونی قوانین کے تحت اسکیم میں کسی مخصوص کالج کے سلسلے میں پرنسپل کی تقرری کا تصور کیا گیا ہے اور کسی اور کے لیے نہیں۔ مختلف کالجوں کی ملکیت مختلف اداروں یا تنظیموں کی ہو سکتی ہے تاکہ ہر پرنسپل ایک مختلف آجر کی خدمت کرے۔ کسی کالج میں پرنسپل کے طور پر تقرری پر کسی خاص آجر کے ساتھ ملازمت کا معاہدہ وجود میں آتا ہے۔

عدالت نے مزید کہا کہ۔

"ایسی کوئی ریاستی سطح کی خدمت نہیں ہے جس میں پرنسپل مقرر کیے جائیں۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ کہنا ممکن ہوتا کہ جب پرنسپل کو ایک کالج سے دوسرے کالج میں منتقل کیا جاتا ہے تو کوئی نئی تقرری شامل نہیں ہوتی ہے۔ لیکن جب کسی خاص کالج کے سلسلے میں پرنسپل کا تقرر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے دوسرے کالج کے پرنسپل کے طور پر منتقل کیا جاتا ہے تو اس میں شاید ہی کوئی شک ہو کہ نئی تقرری وجود میں آتی ہے۔ اگرچہ منتقلی کا عمل غور و فکر کے ذریعے کیا جاسکتا ہے اور ایک ایسی مشینری کے ذریعے منتقل کیا جاسکتا ہے جو کسی شخص کی ذریعے نسل کے طور پر ذریعے تقرری کو کنٹرول کرنے والے تحفظات سے مختلف ہے، لیکن دین کی نوعیت وہی ہے، یعنی تقرری کی، اور یہ ہے کہ آیا تقرری براہ راست بھرتی کے ذریعے ہو، اسی ادارے کے تدریسی عملے سے ترقی کے ذریعے ہو یا کسی دوسرے ادارے سے منتقلی کے ذریعے ہو۔

مذکورہ بالا فیصلہ جزوی طور پر قابل امتیاز ہے کیونکہ اس کی منتقلی میں آجر کی تبدیلی شامل ہوتی ہے جو موجودہ صورت میں نہیں ہے۔ اوم پرکاش رانا کے کیس (سوپرا) میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ اصول اس نظریے کی حمایت کرتا ہے جو ہم نے لیا ہے کیونکہ عدالت نے واضح طور پر واضح کیا ہے کہ منتقلی کے عمل میں وہی تحفظات شامل ہو سکتے ہیں جو نئی تقرری کو کنٹرول کرتے ہیں اور منتقلی کے ذریعے تقرری ہو سکتی ہے۔

ایکٹ کی اسکیم صدر یا اراکین کو ریاست کے اندر ایک ضلعی فورم سے دوسرے ضلعی فورم میں منتقل کرنے کے اختیارات کے استعمال کو منع یا خارج نہیں کرتی ہے۔ ریاستی حکومت کو بطور آجر منتقل کرنے کا اختیار اور ایکٹ کے دفعہ 10 کے ذیلی دفعہ (1 اے) کے ذریعے زیر غور کمیٹی کی سفارش پر استعمال کرنے کے لیے دستیاب ہے۔ اس کے برعکس عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ ہم عدالت کو ماہر معاون کی طرف سے فراہم کردہ قیمتی معاونت پر اظہار تشکر کو ریکارڈ پر رکھتے ہیں۔

ایس۔ کے۔ ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔